سلسلۂ اشاعت: نمبر 09
ملفوظات اعلیٰ حضرت پر اعتراض
اور
علمائے دیوبند کی کتابوں سے جوابات
ازقلم:
ابوالھمام محمد اشتیاق فاروقی مجددی
باہتمام:
راشد انصاری قادری رضوی
ملفوظات محدث کشمیری
جمال الاولیاء
سوانح قاسمی
(یہ رسالہ آپ slideshare.net/sunninews92 سے بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں)
ناشر: فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کراچی پاکستان

نام کتاب: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت پر اعتراض اور علمائے دیوبند کی کتابوں سے جوابات

مئولف: ابوالھمام محمد اشتیاق فاروقی مجددی

باہتمام: راشد انصاری قادری رضوی

سلسلۂ اشاعت : 009

تاریخ: 29/04/2017

ناشر: فیضانِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ کراچی پاکستان

امام مجدّد اعلیٰ حضرت کے علمی جواہرات اور عقائد ونظریات کی حقانیت اس طرح روشن ہیں کہ مخالفین بھی آپ کے سامنے سر جھکائے اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اکابر دیوبند بھی آپ کے نظریات اور اورعقائد کے مقلد نظر آرہے ہیں۔ مگر کچھ ایسے دیوبندی حضرات بھی ہیں جو اپنے اکابر کے باغی ہوکر ان نظریات اور عقائد کو جھٹلا کر اپنے ہی اکابر کو کٹہرے میں لا کر ان پر گمراہی کے فتوے دینے لگے ہیں۔ یعنی علماء دیوبند کے بعض فیض یافتہ حضرات اہلسنت حنفی مکتبہ فکر پر ایک الزام لگاتے آرہے ہیں کہ امام اعلیٰ حضرت مجدد احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ نے اپنے ملفوظات میں حضور علیہ کیلئے روضہ اطہر میں ''شب باشی'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں جو صحیح نہیں ہیں۔ یہ اعتراض کئی حضرات اپنے تصانیف میں کر چکے ہیں۔ اور علماء اہلسنت نے کئی بار اس کا جواب دیا ہے۔ یہاں فقیر (فاروقی) علماء دیوبند کے ہی مصدقہ تصانیف وتراجم سے شب باشی پر تحقیق پیش کرتا ہے جو مخالفین کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔۔ اس وقت میرے سامنے جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی کے شیخ مفتی زرولی خان صاحب کا کتابچہ بنام ''تعارف بریلویت'' موجود ہے۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں (انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں) ملفوظات حصہ سوم سطر ۱۴، ۱۵ غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبروں پر اور ان کی پاک بیبیوں پر کیسی ناروا تہمت باندھی گئی، جب کہ نبی کریم علیہ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ''الانبیاء احیاء فی قبور هم یصلون'' یعنی انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ مگر بریلوی مذہب میں نماز کے بجائے جماع کرتے ہیں''۔ (تعارف بریلویت، ص ۱۴) اس اعتراض کے جواب سے پہلے آیئے امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ملفوظ کو پڑھتے ہیں۔ امام مجدّد اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ ''انبیاء کرام علیہ السلام کی حیات حقیقی حسی ودنیاوی ہے۔ ان پر تصدیق وعدہ الٰہیہ کیلئے محض ایک آن کی موت طاری ہوتی ہے۔ پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرما دی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا۔ ان کی ازواج کو نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں وہ اپنی قبور مین کھاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس علیہ نے تو ان کو حج کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا''۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم، ص ۳۰۷)

امام مجدد اعلیٰ حضرت نے حیات انبیاء پر دلائل پیش کر کے انبیاء کرام کے خصائص کا تذکرہ کیا ہے۔ کہ نہ ترکہ بانٹا جائے گا۔ ازواج مطہرات نکاح میں ہیں ان پر عدت نہیں۔ اور علامہ زرقانی کا قول پیش کر کے فرمایا کہ ''ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں ۔یعنی رات گزارتے ہیں۔ اس میں کونسی بات معیوب اور تہمت والی ہے۔ یہ تو خصائص انبیاء سے ہیں۔ مفتی زرولی صاحب لکھتے ہیں کہ ''بریلوی مذہب میں نماز کے بجائے جماع کرتے ہیں'' نماز کے بجائے لکھ کر اپنی بددیانتی اور خیانت کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ عبارت میں صریح ذکرِ نماز موجود ہے۔ ''اپنی قبور میں کھاتے پیتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں'' بلکہ دوسری بار بھی نماز کا ذکر موجود ہے ''حج کرتے ہوئے اور لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا'' اسکے بعد بھی مفتی زرولی خان صاحب کا یہ کہنا کہ ''نماز کے بجائے'' قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اور اپنی خیانت اور تحریف کا اعتراف کرنا ہے۔ زرولی خان صاحب کا حوالہ آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ ''شب باشی'' کے معنی جماع سے کر کے اس سے تہمت ثابت کررہے ہیں۔ پہلے تو یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ''شب باشی'' کے معنی کیا ہیں۔ چنانچہ آیئے فرہنگ آصفیہ کو اٹھا کر دیکھتے ہیں کہ شب باشی کا کیا معنی ومفہوم ہیں۔ ''شب باش: (ف) اسم مذکر۔ مقیم، رات کا قیام، بسرام، شب گزاری، منزل گزینی، فروکش'' (فرہنگ آصفیہ، ج ۳، ص ۱۲۶، س تا ے، مرتبہ۔ مولوی سید احمد دہلوی۔ اردو سائنس بورڈ ۲۰۰ اپر مال لاہور۔ طبع چہارم ۲۰۰۳ء) اب فیروز اللغات میں شب باشی کا معنی دیکھ لیتے ہیں۔ ''شب باش: رات رہنے والا۔۔'' (فیروز اللغات ۴۱۰) شب

باشی باہمی میلاپ کو مستلزم نہیں ہیں۔ شب باشی کا مطلب ومعنی جماع کے ہے ہی نہیں۔ شب باشی کا مطلب رات گزارنا ہے۔ اگر علماء وا کابر دیوبند کے تصانیف پر نظر کی جائے تو ہمیں اس میں ''شب باشی'' کے متعلق کافی حوالے مل جائیں گے۔ پھر وہاں کیا تاویل ہوگی؟ آیئے چند حوالے ملاحظہ کرتے ہیں۔ ''مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے پاس مسجد نبوی میں آپ نے (انور شاہ صاحب) درس حدیث دیا ہے۔ اہل مدینہ خصوصا علماء بہت متوجہ ہوئے اکثر مسائل کا جواب آپ نے ان کو رسالوں کی شکل میں دیا۔ جو علماء دیوبند ان دنوں وہاں رہتے تھے۔ انہوں نے کوشش کیں کہ شب باشی آپ کی مسجد نبوی میں ہو'' (ملفوظات کشمیری، ص ۲۷۵)

تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔ ''محمد الحضرمی مجذوب چلانے والے عجیب وغریب حالات وکرامات ومناقب والے تھے کبھی کبھی چلاتے ہوئے عجیب عجیب علوم ومعارف پر کلام کر جاتے۔ اور کبھی کبھی استغراق کی حالت میں زمین وآسمان کے اکابر کی شان پر ایسی گفتگو فرماتے کہ اس کے سننے کی تاب نہ ہوتی تھی۔ آپ ابدال میں سے تھے آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس (۳۰) شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے'' (جمال الاولیاء، ص ۲۵۳) ایک وقت میں کئی کئی شہروں میں شب باشی کا کیا مطلب ہوگا جسے دیوبندی حکیم الامت بیان فرما رہے ہیں۔ چلو اب دارالعلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی صاحب کی شب باشی بھی دیکھ لیتے ہیں۔'' (قاسم نانوتوی صاحب) صبح کواڑ اتار کر باہر چلے جاتے تھے اور پھر کواڑ کو درست کر دیتے تھے؛ اس مقفل مکان میں تنہا شب باشی، وشب گزاری کہ یہ عجیب وغریب صورت حال کب تک پیش آتی رہی، صحیح طور پر تو اس کا بتانا دشوار ہے، لیکن مصنف امام نے آگے جو یہ ارقام فرمایا ہے ''چند ماہ اس ہو کے مکان میں گزر گئے''۔ (سوانح قاسمی، جلد اول ص ۳۰۵) کیا مفتی زرولی خان صاحب اس مقفل مکان میں شب باشی کی اس عجیب وغریب صورتحال کی تشریح کر سکیں گے؟ یا یہی فرمائیں گے کہ ''صحیح طور پر اس کا بتانا دشوار ہے'' یا شب باشی سے شب گزاری مراد لیں گے۔ یہاں ان چند حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ اگر علماء دیوبند کے تصانیف میں سے شب باشی کے واقعات نقل کی جائیں تو ایک الگ کتاب بن جائے گی۔ لغت کے کتب اور علماء دیوبند کے تصانیف سے شب باشی کے معنی ومطلب کو آپ ملاحظہ کر چکے۔ اس کے بعد بھی محض شب باشی کے الفاظ سے کوئی جماع تعبیر کرے تو وہ لغت کی کتابوں اور اپنے اسلاف کے تصانیف سے بالکل ناواقف ہے۔ یہ تو عام زندگی میں ''شب باشی'' کے الفاظ کا استعمال تھا اب اگر عالم برزخ کی بات ہو تو عالم برزخ میں ارواح کا آپس میں ملاقات کرنا علماء دیوبند کے کتب سے بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ دیوبند کے علماء نور محمد تونسوی صاحب، مولوی محمد عیسیٰ صاحب الہ آبادی خلیفہ اجل تھانوی صاحب، اور انیس احمد مظاہری صاحب لکھتے ہیں۔ ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کو اچھے کپڑوں میں کفن دیا کرو بے شک اس پر وہ فخر کرتے ہیں اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں''۔ (قبر کی زندگی، ۳۲۶، ۳۲۷۔ نور الصدور، ص ۱۰۰۔ اصلاح مفاہیم مترجم، ص ۳۰۳)

''اصلاح مفاہیم'' پر محمد مالک کاندھلوی صاحب، حامد میاں، محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، عبدالرحمٰن جامعہ اشرفیہ، محمد بن یوسف بنوری، عزیز الرحمن ہزاروی صاحب، عبدالقادر آزاد، سید نفیس الحسینی صاحب، عبدالقادر رائے پوری، جیسے اکابر دیوبند کے تقاریظ موجود ہیں۔ نور محمد تونسوی صاحب لکھتے ہیں۔'' حضرت قیس ابن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بغیر وصیت کے مر گیا اس کو موتٰی کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا موتی کلام کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں ایک دوسرے کی زیارت بھی کرتے ہیں''۔ (قبر کی زندگی، ص ۳۳۴)'' محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا جب کہ ان کا آخری وقت تھا یعنی وہ دنیا سے کوچ فرمانے والے تھے۔ میں نے کہا کہ میری طرف سے حضور اکرم ﷺ کو سلام دینا۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم برزخ وقبر میں مردے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ان کی دعا سلام بھی ہوتی ہے''۔ (قبر کی زندگی، ص ۳۰۸) انور شاہ صاحب کشمیری کی تحقیقا جمع کرتے ہوئے ان کے داماد لکھتے ہیں۔ ''منکرین توسل وطلب شفاعت جو مقبورین کو معطل ومحبوس یا ان کی حیات کو بے حیثیت سمجھتے ہیں، ان کے لئے حضرت شاہ عبدالعزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد لائق مطالعہ ہے، آپ نے فرمایا کہ مقبور صالح کی قبر کو تنگ قید کی طرح نہ سمجھنا چاہئے، کیونکہ اس کیلئے وہاں فرش ولباس اور رزق سب اسباب راحت میسر ہوتے ہیں، وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جا کر سیر بھی کرتا ہے اور اپنے پیشتر والے عزیزوں سے ملاقاتیں بھی کرتا ہے۔ اور وہ اس کو کبھی بطور ضیافت اور کبھی تفریح وموانست وتہنیت وغیرہ کیلئے اپنے مکانوں پر بھی لے جاتے ہیں۔ اس طرح ہر روز وہاں اس کی دل بستگی کا سامان مہیا کرتے ہیں تاکہ اس دار فانی کی یاد اس کے دل سے بھلا دیں''۔ (انوار الباری، ج ۱۸، ص ۲۵۰)

عالم برزخ میں شہداء کے پاس حوروں کی تشریف آوری کا ذکر تو احادیث کی کتابوں سے ثابت ہے آیئے علماء دیوبند کے کتابوں سے اس کے حوالے پڑھتے ہیں۔ تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں۔ ''اسود راعی جہاد خیبر میں شریک ہوئے، جنگ کے بعد جب شہداء آنحضرت ﷺ کے سامنے

لائے گئے تو ان میں اسود راعی کی لاش بھی تھی، آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھ کر تھوڑی دیر کیلئے منہ پھیر لیا، صحابہ کرام نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ یہ اس وقت جنت کی دو حوروں کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے کو حسین بنادیا ہے، اور جسم کو خوشبو سے مہکادیا ہے۔" (جہان دیدہ ص ۱۷۵)

نور محمد تونسوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں۔ "حضور اکرم ﷺ بچشم خود دیکھ رہے ہیں کہ شہید کے پاس جنت کی دو حوریں بیٹھی ہوئی ہیں اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ شہید کے اندر کسی قسم کی حیات نہیں ہے اور نہ ہی علم وشعور ہے اور نہ ہی کسی قسم کا ادراک وفہم ہے تو ایسے شخص کے پاس سپیشل دو حوریں بھیج دینے کا کیا فائدہ دلہا کو علم وخبر ہی نہیں اور دلہنیں اس کے پاس بیٹھی ہیں پس ثابت ہوا کہ شہید کے ساتھ جو حسن سلوک ہوتا ہے اور اس کی جو تعظیم وتکریم ہوتی ہے وہ اس سے باخبر ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا اس کو پورا پورا ادراک وشعور ہوتا ہے۔" (قبر کی زندگی، ۳۰۰) نور محمد صاحب نے تو یہاں شہید کیلئے دولہا اور حوروں کیلئے دلہن کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کیا زرولی خان صاحب دولہے اور دلہن کے رشتے اور تعلق کی تشریح کرسکیں گے؟ یہی نہیں بلکہ بجنوری صاحب نے شب باشی کے خاص مکان کا بھی ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ "پھر اہل نجات کیلئے وہاں چار قسم کے مکانات ہوتے ہیں۔ ایک تو اپنے رہنے اور شب باشی کا خاص مکان دوسرا اپنے وابستگان وعقیدت مندوں سے ملاقات کا درباری دیوان، تیسرے سیر وتماشا وتفریح کے مقامات جیسے آب زمزم مساجد متبرکہ اور دوسری دنیا وعالم برزخ کی نزہت گاہیں۔ چوتھے دوستوں اور ہمسایوں سے ملاقات کرنے کے دیوان خانے اور لان وغیرہ۔ اور جب تک کسی کیلئے اس کی بود وباش کا مکان مہیا نہیں کرادیا جاتا، اس کو دنیا سے نہیں لے جاتے، یعنی یہ سب مکانات اس کی آخری عمر میں تیار کرائے جاتے ہیں، اس پوری تفصیل کے بعد یہ خیال صحیح نہ ہوگا کہ یہ سب مکانات اس تنگ قبر کے اندر ہیں۔ بلکہ یہ تو ان مکانات کیلئے داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ جبکہ بعض ان مکانوں میں سے آسمان وزمین کی درمیانی فضا میں ہیں، بعض آسمان دوم وسوم میں ہیں، اور شہیدوں کیلئے عرش کے ساتھ لٹکے ہوئے بڑے پرنور قندیلوں میں ہیں"۔ (انوار الباری، ج ۱۸، ص ۲۵۰) بجنوری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہاں قوم کے بزرگ یہاں سے گئے ہوئے کنواروں کے رشتے بھی کرواتے ہیں جیسا کہ لکھتے ہیں۔ "لوگ وہاں عالم برزخ میں ذکر وتلاوت، نماز وزیارت مکانات متبرکہ میں مشغول رہتے ہیں، اور قوم کے بزرگ یہاں سے گئے ہوئے کنوارے بچوں کی نسبتیں اور رشتے طے کرتے ہیں تاکہ یوم آخرت میں ان کی شادیاں کی جائیں وہاں (عالم برزخ میں) بجز لذت جماعت کے سارے لذتیں موجود ہیں اور سوائے روزہ کے سب قسم کی عبادتیں ہیں، وہ لوگ اوقات متبرکہ کی مانند شب قدر شب جمعہ میں آکر اپنے دنیائے خاص عزیزوں کے ساتھ وقت بھی گزارتے ہیں۔ اور ان کو زندہ عزیزوں کے احوال بھی فرشتوں کے ذریعہ معلوم ہوتے رہتے ہیں؛ وغیرہ "فتاویٰ عزیزی ص ۲۔۱۱۰"۔ (انوار الباری، ج ۱۸، ص ۲۵۰)

اس کے بعد صاحب انوار الباری کا تبصرہ بھی سنئے۔ "غور کیا جائے کہ جب یہ سہولتیں اور راحتیں عالم برزخ میں عام مومنوں کیلئے ہیں، تو اولیاء وانبیاء کے واسطے پھر خاص طور پر سرور انبیاء، اول الخلق وافضل الخلق ﷺ کیلئے کیا کچھ نہ ہوں گی"۔ (انوار الباری، ج ۱۸، ص ۲۵۰) خواہ مخواہ اپنی رائے سے الفاظ کے معنی بدل کر بے ادبی والے الفاظ خود جوڑ کر اپنے تنگ نظریے اور تنقیدانہ سوچ سے کسی پر الزام لگانا کسی مفتری کا کام تو ہوسکتا ہے مفتی کا ہرگز نہیں۔ تنقید برائے اصلاح اچھی کاوش ہے مگر تنقید اگر بے علمی یا کم فہمی میں ہو تو یہ اپنے عقل اور نفس کی تابعداری ہے۔ اور اپنے عقل اور نفس کی خواہش کی تکمیل کیلئے اپنے خیالات کو کسی کے اوپر لاگو کرنا اور حقیقت سے منہ چرانا یقیناً تحریف ہے۔ اور اسی بے بنیاد تنقید کی ذو میں اپنے اکابر کو ہی چورا ہے میں کھڑا کرنا ہے۔ جیسا کہ اوپر انوار الباری کے حوالے میں گزر چکا ہے۔ یعنی انور شاہ صاحب کشمیری کی تحقیق کہ "پھر اہل نجات کیلئے وہاں چار قسم کے مکان ہوتے ہیں، ایک تو اپنے رہنے اور شب باشی کا خاص مکان" اگر شب باشی کا مطلب ومعنی جیسا کہ خالد محمود صاحب اور مفتی زرولی صاحب نے جماع مراد لیا ہے کے ہی کے معنی لی جائیں تو کیا قبر میں جماع کیلئے خاص مکان ہوتا ہے؟ اس کا جواب ضرور دیں تاکہ وہ اشکال اور الجھن ہی ختم ہوجائے جسے مفتی صاحب تہمت سے تعبیر کرتے ہیں۔ یقیناً مفتی صاحب یہی جواب دیں گے کہ شاہ صاحب کی تحقیق بزبان بجنوری صاحب یہی ہے کہ وہاں عالم برزخ میں بجز جماع کے ساری لذتیں موجود ہوتے ہیں۔ تو شب باشی کا مطلب جماع نہیں ہے کیونکہ شاہ صاحب کے تحقیق کے مطابق تو یہ لذت وہاں میسر ہی نہیں۔ تو جب شب باشی کا مکان قابل اعتراض نہیں تو پھر ملفوظات میں علامہ زرقانی کے قول پر کیوں اعتراض؟ حالانکہ امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے امام زرقانی کا قول پیش کیا ہے اور شب باشی کے الفاظ استعمال کرے ہیں جس کا معنی ومفہوم لغت کی کتابوں سے واضح ہے کہ رات گزارنا۔ یعنی اعلیٰ حضرت کے نزدیک حضور ﷺ کی پاک بیبیاں اور ہماری مائیں حضور ﷺ سے ملاقات فرماتے ہیں اور ساتھ رات گزارتے ہیں۔ جیسا کہ اکابر دیوبند کے کتب سے ثابت ہوا کہ عام مومنین کو بھی یہ سہولت میسر ہے کہ وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔ اور شہداء کے پاس حوروں کا آنا

ثابت ہے۔اب اگر زرولی خان صاحب اس کو جماع سے تعبیر کرے تو بھی زرولی خان صاحب کا پاک بیبیوں پر تہمت کا گمان غلط ہے۔حالانکہ امہات المؤمنین ہماری مائیں ہیں جو اب بھی انبیاء کرام کی ازواج مطہرات ہیں اور انبیاء کرام کی نکاح میں ہیں۔قبر مبارک میں ساتھ ہونا، جنت میں ساتھ ہونا، اسی طرح ہی ہیں جس طرح اس دنیا میں ساتھ تھے۔ کیا اس دنیا میں ساتھ رہنا ان کے لئے معیوب اور تہمت والی بات تھی؟ (فقیر فاروقی نے ساتھ رہنے والے الفاظ اس لئے استعمال کئے ہیں کہ ''شب باشی'' کے معنی رات گزارنے کے ہیں)۔جب اس دنیا میں ساتھ رہنا کوئی معیوب اور تہمت والی بات نہیں اور جنت میں بھی ساتھ رہنا کوئی معیوب اور تہمت والی بات نہیں تو مرقد انور مبارک میں ملاقات اور ساتھ رہنا کیسے معیوب اور تہمت والی بات ہوگئی؟۔کیا قبور انبیاء روضۃ من ریاض الجنۃ نہیں ہیں؟ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ شب باشی کے الفاظ سے ہٹ کر اگر اکابر دیوبند کے تصانیف سے تحقیق کی جائے کہ آیا قبر میں انبیاء علیہم السلام کو لذت جماع میسر ہیا نہیں تو اس میں اختلاف ضرور ہے ۔بعض علماء جواز کے قائل ہیں اور بعض علماء نے اختلاف کیا ہے۔جن علماء نے اختلاف کیا ہے وہ اختلاف اس وجہ سے نہیں کہ یہ تہمت کا باعث ہے۔ بلکہ اسے دنیا کی حد تک لذت مانا ہے۔اور دونوں طرف کے علماء نے اپنے اپنے دلائل دیئے ہیں۔آیئے علماء دیوبند کے تصدیق شدہ تصنیف سے اس کے جواز اور اختلاف کو نقل کرتے ہیں۔

''انبیاء کے نکاح کے سلسلے میں جو اختلاف ہے وہ اس بنیاد پر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وفات کے بعد انبیاء نکاح ہم بستری نہیں کرتے۔یعنی اس ارشاد کی جو حکمت بیان کی گئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاء اس لذت سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔وہ ارشاد یہ ہے کہ آپ نے فرمایا۔''تمہاری دنیا میں سے مجھے جو چیزیں محبوب اور پسندیدہ ہیں وہ عورتیں اور خوشبو ہیں'' اس ارشاد میں آپ نے نہ تو یہ فرمایا کہ اپنی دنیا میں سے اور نہ یہ فرمایا کہ اس دنیا میں سے۔کیونکہ آپ نے اس لفظ تمہاری سے یہ ارشاد فرمایا کہ عورتیں اور خوشبو لوگوں کی دنیا میں سے ہیں کیونکہ وہ ان دونوں چیزوں کو اپنے لطف وعیش اور سرمستی کیلئے حاصل کرتے ہیں۔جبکہ رسول اللہ ﷺ لطف وعیش کی تمنا سے پاک اور بری ہیں۔آپ عورتوں کو اس لئے پسند فرماتے تھے کہ وہ ہر وقت کی شرک حیات ہونے کی وجہ سے آپ کی خوبیوں آپ کے باطنی معجزات اور پوشیدہ احکام کو امت تک پہنچا سکیں۔کیونکہ عام حالات میں ان صفات اور خوبیوں سے بیویوں کے علاوہ دوسرے لوگ واقف نہیں ہو سکتے تھے۔اسی طرح بیویوں کے ذریعے دوسرے دینی فائدے بھی لوگوں کو حاصل ہوتے تھے۔اور خوشبو اس لئے پسندیدہ تھی کہ آپ فرشتوں سے ملاقات فرماتے تھے اور فرشتے خوشبو کو پسند کرتے ہیں اور بدبو سے نفرت کرتے ہیں''۔(سیرت حلبیہ اردو، جلد ۴، ص ۴۰) یہی وہ وجہ اختلاف ہے جس کی وجہ سے بعض علماء نے اس لذت کے میسر ہونے پر اختلاف کیا ہے۔اس کا جواب جواز کے علماء نے یوں دیا ہے۔''اب وہ علماء کہتے ہیں کہ حقیقی اکرام اور اعزاز کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کو برزخ میں وہی لذتیں اور خوشیاں حاصل ہوں جو دنیا میں حاصل تھیں تاکہ برزخ میں بھی آپ کے حالات وہی رہیں جو دنیا میں تھیں''۔(سیرت حلبیہ اردو، جلد ۴، ص ۴۰) اختلاف رکھنے والوں کا رد کرتے ہوئے جواز کے علماء نے یہ جواب دیا ہے۔''ادھر ایک اشکال یہ ہے کہ یہ حکمت آپ کے اس قول کے مطابق نہیں رہتی جس میں ہے کہ مجھے چار چیزوں میں لوگوں پر فوقیت حاصل ہے۔ ان چار چیزوں میں آپ نے کثرت جماع کا بھی ذکر فرمایا ہے''۔(سیرت حلبیہ اردو، جلد ۴، ص ۴۰)

امام شیخ رملی کا فتوئی کہ اس میں اختلاف ہے کہ لذت جماع میسر ہے یا نہیں یعنی بعض جواز کے قائل ہیں اور بعض جواز کے قائل نہیں۔ آیئے علماء دیوبند کے مستند سیرت سے دیوبندی عالم کا ترجمہ ملاحظہ کرتے ہیں۔''پھر میں نے اس سلسلے میں شیخ شمس رملی کا فتویٰ دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام اور شہداء اپنی قبروں میں کھاتے پیتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں ۔روزے رکھتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔البتہ اس بارہ میں اختلاف ہے آیا یہ حضرات نکاح یعنی ہم بستری بھی کرتے ہیں یا نہیں۔اس بارے میں ایک قول یہ ہے کہ کرتے ہیں۔اور ایک قول یہ ہے کہ نہیں کرتے۔نیز یہ کہ ان حضرات کو ان کے نماز، روزے اور حج کا ثواب اور جزاء بھی ملتی ہے۔اگرچہ وہ اب ان فرائض کے مکلف نہیں ہیں۔یعنی ان پر اس کی پابندی اور ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ موت نے ان پر سے یہ پابندی ختم کردی ہے۔لیکن ان کی ان عبادتوں کا ثواب ان کے اعزاز اور درجات کی بلندی کیلئے ملتا ہے۔یہاں تک شیخ رملی کا فتوئی ہے۔''(سیرت حلبیہ اردو ،جلد ۴، ص ۳۹) جو لذت جماع کے قائل نہیں وہ ظاہری معنی میں تاویل کرتے ہیں اور ظاہری معنی کو چھوڑ کر ایک دوسرے اور دور از کار معنی پیدا کر رہے ہیں اس کا اظہار علماء دیوبند کے مستند سیرت نگار ان الفاظ میں کر رہا ہے آیئے قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے زیر نگرانی ہونے والا ترجمہ پڑھتے ہیں۔''حق تعالی نے شہیدوں کے متعلق بتلایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔علماء نے اس بات کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے یعنی اسی زندگی کو حقیقی زندگی تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ حقیقت میں کھاتے پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور

جو شخص اس کے خلاف معنی لیتا ہے۔

یعنی کہتا ہے کہ کھانے پینے اور نکاح سے حقیقت میں کھانا پینا اور ہم بستری کرنا مراد نہیں بلکہ اس وہ لذت مراد ہے جو کھانے پینے اور ہم بستری کرنے سے حاصل ہوتی ہے تو وہ شخص بلا وجہ آیت کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر ایک دوسرے اور دور از کار معنی پیدا کر رہا ہے۔ جبکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" (سیرت حلبیہ اردو، جلد ۴، ص ۳۹) اس عبارت میں لذت جماع کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ سرفراز صفدر صاحب بھی تمام لذتوں کے جواز کے قائل ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔ "آپ ﷺ تمام لذتوں اور عبادتوں سے متمتع ہیں" (تسکین الصدور، ۲۲۸) ان تمام لذتوں سے کون کون سی لذتیں مراد ہیں؟ صفدر صاحب اس کی تشریح کر سکیں گے؟ کیونکہ یہاں لفظ "تمام" کا استعمال ہوا ہے۔ صفدر صاحب کے پاس کسی لذت کی انکار کی گنجائش نہیں کیونکہ کسی ایک لذت کے انکار سے اپنے ہی عبارت میں ترمیم کرنی پڑے گی اور لفظ "تمام" کو ہٹانا پڑے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ محض خیال و سوچ میں لذت نہیں ہوگی بلکہ حقیقی لذت دنیا نصیب ہوگی۔ شہداء کو عالم برزخ میں لذت جماع میسر ہوتی ہے۔ چنانچہ محمد اسلم قاسمی صاحب سیرت حلبیہ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "واضح رہے کہ شہداء کو رزق پہنچائے جانے یعنی انکے کھانے پینے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہم بستری بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم بستری سے بھی لذت حاصل ہوتی ہے جیسے کھانے اور پینے سے لذت ملتی ہے"۔ (سیرت حلبیہ اردو جلد ۴، ص ۳۹) یہ حوالے خالد محمود مانچسٹروی اور مفتی زرولی صاحب اور دوسرے ان حضرات کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو اعلیٰ حضرت امام مجدد قدس سرہ کے ملفوظ پر تہمت کا الزام لگا رہے ہیں۔ یہ حضرات یا تو سلف و صالحین اور اپنے اکابر کے کتب سے ناواقف ہیں یا عداوت میں اتنے آگے نکل چکے ہیں کہ سلف و صالحین و علماء اہلسنت حتیٰ کہ اپنے اکابر کے بھی باغی ہو گئے ہیں۔ سیرت حلبیہ کا ترجمہ بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کے پوتے قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی زیر سرپرستی میں قاری طیب صاحب کے صاحبزادے محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند نے ہی کیا ہے۔ جس عبارت پر مفتی زرولی صاحب تہمت کا الزام لگا کر امام مجدد اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو قصوروار ٹھہرا رہے ہیں۔ ملفوظ اعلیٰ حضرت کے عبارت میں تو صرف شب باشی کے الفاظ ہیں جن کا مطلب و معنی ہیں ہم بستری کے ہے ہی نہیں۔ علماء دیوبند اور لغت کی کتابوں سے واضح کر دیا گیا ہے۔ مگر قاری طیب صاحب کے صاحبزادے نے تو صریحاً ہم بستری کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس پر زرولی خان صاحب کیوں خاموش ہیں اور قاری طیب صاحب کو کیوں کٹہرے میں نہیں لاتے جو ان عبارات کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔